ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
جداگانہ	الگ الگ	مساوات	برابری
ترویج	رواج دینا	پیہم	مسلسل
شیوہ	عادت	الحاد	بے دینی
رفیق	دوست	امتیاز	فرق
عناد	دشمنی	توانا	مضبوط
نفاق	پھوٹ/دشمنی	انتشار	بدنظمی
مفاہمت	راضی نامہ	جمعیت	اجتماع/اکٹھ

مشق

سوال نمبر۱: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں۔

(الف) بادشاہ اکبر کی بے جا رواداری سے کیا نقصان ہوا؟

جواب: بادشاہ اکبر کی بے جا رواداری اور ملکی سیاست میں ہندوؤں کے عمل دخل کی وجہ سے ملک میں کافرانہ طور طریقے اس قدر رائج ہو گئے تھے کہ مسلمانوں کی آزادی خود ان کے دینی معاملات میں بھی ختم ہو گئی تھی۔

(ب) مجدد الف ثانیؒ نے اسلام کی کیا خدمات انجام دی؟

جواب: اکبر کے آخری دور میں اسلام کی سربلندی کے لیے حضرت مجدد الف ثانیؒ کھڑے ہوئے۔ آپ نے جہانگیر کے زمانے میں محض دین کی خاطر قید و بند کی سختیاں جھیلیں اور اسلامی قدروں کو نئے سروں سے فروغ دیا۔ ان کے اثر سے شاہ جہاں اور اس کے بعد اس کا بیٹا اورنگ زیب، دین کا خادم بنا۔

(ج) حیدر علی اور سلطان ٹیپو انگریزوں کے خلاف جنگ میں کیوں ناکام ہوئے؟

جواب: یسور کے سلطان حیدر علی اور اس کے بیٹے سلطان ٹیپو نے نہ صرف ہندوؤں اور انگریزوں کا مقابلہ کیا بلکہ افغانستان، ٹرکی اور پھر فرانس کو بھی اپنے ساتھ شامل کرنے کی کوشش کی لیکن ملک کے دوسرے سرداروں نے ساتھ نہیں دیا اور انہیں کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔

(د) کانگریس کا قیام کب عمل میں آیا اور اس کے بنیادی مقاصد کیا تھے؟

جواب: سنہ ۱۸۸۵ میں ہندوؤں نے کانگریس کی بنیاد ڈالی اور یہ ظاہر کیا کہ وہ ملک کی تمام قوموں کو ان کے حقوق دلوائیں گے لیکن بعد میں پتا چلا کہ وہ صرف اپنے حقوق کا تحفظ چاہتے ہیں۔ اُنھوں نے مسلمانوں کو ان کے کاروبار سے بھی محروم کرنے کی کوشش کی اور وہ سرکاری ملازمتوں پر بھی قابض ہو گئے۔ نیز انھوں نے مسلمانوں کی مشترکہ زبان اردو کے مقابلے میں ہندی کو قائم کر دیا۔

(ہ) شدھی اور سنگٹھن جیسی انتہا پسند تحریکیں چلانے کا مقصد کیا تھا؟

جواب: ہندوؤں نے مسلمانوں کو ہندو بنانے کے لیے شدھی تحریک شروع کی اور ان کو ختم کرنے کے لیے سنگٹھن کی تحریک بھی شروع کی۔

(و) نظریۂ پاکستان سے کیا مراد ہے؟

جواب: نظریہ پاکستان میں اسلامی زندگی اور قدروں کا تصور بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اخوت، مساوات، عدل، دیانت داری، خداترسی، انسانی ہمدردی اور عظمتِ کردار کے بغیر نظریہ پاکستان کو فروغ نہیں ہو سکتا۔ نظریہ پاکستان کا مقصد محض ایک حکومت قائم کرنا نہیں تھا۔ کیوں کہ مسلمانوں کی حکومتیں ایشیا اور افریقہ میں پہلے سے موجود تھیں۔ نظریہ پاکستان کا مقصد اسلامی اصولوں کی ترویج و اشاعت اور اہلِ عالم کے لیے مثالی مملکت کا نمونہ فراہم کرنا ہے۔

(ز) نظریۂ پاکستان کے مقاصد کے حصول کے لیے آپ کیا کردار ادا کرسکتے ہیں؟

جواب: نظریہ پاکستان کا مقصد پاکستان کو ایک اسلامی اور فلاحی مملکت بنانا ہے۔ ہمیں ایسا کوئی قدم نہیں اُٹھانا چاہیے، جس کی وجہ سے خدا اور اس کے رسول ﷺ کے سامنے شرمندہ ہونا پڑے۔ ہمارا جینا اور مرنا پاکستان کے لیے ہونا چاہیے، قومی مفاد کے سامنے ذاتی ماد کو دل سے نکال دینا چاہیے۔ ہر قسم کی گروہ بندی سے بالاتر ہو کر تمام پاکستانیوں کی فلاح و بہبود کی کوشش کرنا۔ نظریہ پاکستان کو فروغ دینا ہے۔ اگر ہم نے نظریہ اکستان کو پیش نظر رکھا اور اپنی سیرت اور کردار کو اس کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی، تو دنیا کی دوسری قوموں میں بھی ہمیں امتیاز حاصل ہو گا اور ہم اسلامی اصولوں کی روشنی میں پاکستان کو توانا، مستحکم، شاندار اور پُرعظمت بنانے میں پوری طرح کامیاب ہوں گے۔ ان شاءاللہ۔

سوال نمبر۲: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(الف) مصنف کے خیال کے مطابق مسلمانوں نے ہمیشہ کس چیز کو اپنا شیوہ بنایا؟

(الف) انسانیت (ب) رواداری ✓ (ج) صداقت

(ب) مجدد الف ثانیؒ نے کس کے عہد مین سختیاں جھیلیں؟

(الف) جہانگیر ✓ (ب) اکبر (ج) اورنگزیب

(ج) شاہ اسماعیل کا شاہ ولی اللہؒ دہلوی سے رشتہ تھا:

(الف) بھائی کا (ب) والد کا (ج) پوتے کا ✓

(د) تحریک خلافت کے رہنما تھے:

(الف) مولانا شوکت علی ✓ (ب) مولانا محمد علی جوہر (ج) دونوں

(ہ) مسلمانوں کو زبردستی ہندو بنانے کی ناپاک تحری کا نام تھا:

(الف) آریہ سماج (ب) سنگھٹن (ج) شدھی ✓

(و) آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام کب عمل میں آیا:

(الف) ۱۹۰۳ء میں (ب) ۱۹۰۵ء میں (ج) ۱۹۰۶ء میں ✓

(ز) اقبالؒ نے سب سے پہلے خطبہ الہ آباد میں آزاد وطن کا نظریہ پیش کیا:

(الف) ۱۹۰۳ء میں (ب) ۱۹۳۰ء میں ✓ (ج) ۱۹۲۵ء میں

(ح) نہرو رپورٹ شائع ہوئی:

(الف) ۱۹۲۳ء میں (ب) ۱۹۲۸ء میں ✓ (ج) ۱۹۲۹ء میں

سوال نمبر۳: درج ذیل الفاظ و تراکیب کو جملوں میں استعمال کریں۔

کفروالحاد، رائج، تہذیبی اصلاح، خلیفہ اسلام، قومیت، مثالی مملکت، انتشار، مستحکم، معرضِ وجود۔

الفاظ و تراکیب	جملے
تہذیبی اصلاح	ہمین ملک و قوم کی ترقی کے لیے تہذیبی اصلاح پر عمل کرنا چاہیے۔
کفر و الحاد	ہمارے مجاہدین نے ہر دور میں کفر و الحاد کے غلبے کے خلاف جہاد کیا۔
رائج	ہمیں پاکستان میں اسلامی اصولوں کو رائج کرنا چاہیے۔
مثالی مملکت	پاکستان کو مثالی مملکت بنانے کے لیے ہمیں دن رات سخت محنت کرنے کی ضرورت ہے۔
انتشار	پاکستان انتشار کی سیاست کا متحمل نہیں ہو سکتا۔
مستحکم	معاشی استحکام کے بغیر کوئی ملک بھی مستحکم نہیں ہو سکتا۔
معرضِ وجود	پاکستان 14 اگست 1947ء کو معرضِ وجود میں آیا۔

سوال نمبر۴: اس مضمون سے کم از کم پانچ ایسے جملے تلاش کر کے لکھیں جن میں امدادی فعل کا استعمال ہو۔

جملہ	امدادی فعل
ملک کو غلامی سے آزاد کرانے کی کوشش میں اپنی جانیں قربان کردیں۔	کردیں
اس لیے انھیں کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔	ہو سکی
علامہ اقبال نے بھی فرمایا ہے۔	ہے
انھوں نے پوری کوشش کی کہ یہ مملکت قائم نہ ہونے پائے۔	ہونے پائے
وہ سرکاری ملازمتوں پر قابض ہو گئے۔	گئے
انھوں نے مسلمانوں کے دلوں میں جوش اور ولولہ پیدا کردیا تھا۔	دیا تھا

سوال نمبر۵: "نظریۂ پاکستان" کا خلاصہ تحریر کریں۔

جواب: مسلمانوں نے ہمیشہ رواداری کو اپنا شیوہ بنایا ہے لیکن جب کفر و الحاد اپنا غلبہ حاصل کرنا چاہتا ہے تو مسلمان اس کے مقابلے کے لیے ڈٹ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ بادشاہ اکبر کی بے جا رواداری اور ملکی سیاست میں ہندوؤں کے عمل دخل کی وجہ سے ملک میں کافرانہ طور طریقے اس قدر رائج ہو گئے تھے کہ مسلمانوں کی آزادی خود ان کے دینی معاملات میں بھی ختم ہو گی تھی۔

اکبر کے آخری دور میں اسلام کی سربلندی کے لیے حضرت مجدد الف ثانیؒ کھڑے ہوئے۔ آپ نے جہانگیر کے زمانے میں محض دین کی خاطر قیدوبند کی سختیاں جھیلیں اور اسلامی قدروکو

نے سرے سے فروغ دیا۔ ان کے اثر سے شاہ جہاں اور اس کے بعد اس کا بیٹا اورنگزیب دین کا خادم بنا۔

یسور کے سلطان حیدر علی اور اس کے بیٹے سلطان ٹیپو نے نہ صرف ہندوؤں اور انگریزوں کا مقابلہ کیا بلکہ افغانستان، ترکی اور پھر فرانس کو بھی اپنے ساتھ شامل کرنے کی کوشش کی لیکن ملک کے

دوسرے سرداروں نے ساتھ نہیں دیا اور انہیں کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔

سنہ ۱۸۸۵ میں ہندوؤں نے کانگریس کی بنیاد ڈالی اور یہ ظاہر کیا کہ وہ ملک کی تمام قوموں کو ان کے حقوق دلوائیں گے لیکن بعد میں پتہ چلا کہ وہ صرف اپنے حقوق کا تحفظ چاہتے ہیں۔ انھوں نے

مسلمانوں کو ان کے کاروبار سے بھی محروم کرنے کی کوشش کی اور وہ سرکاری ملازمتوں پر بھی قابض ہو گے، نیز انھوں نے مسلمانوں کی مشترکہ زبان اُردو کے مقابلے میں ہندی کی قائم کر دیا۔

ہندوؤں نے مسلمانوں کو ہندو بنانے کے لیے شدھی تحریک شروع کی اور ان کو ختم کرنے کے لیے سنگٹھن کی تحریک بھی شروع کی۔

نظریہ پاکستان میں اسلامی زندگی اور قدروں کا تصور بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اخوت، مساوات، عدل، دیانت، خداترسی، انسانی ہمدردی اور عظمتِ کردار کے بغیر نظریہ پاکستان کو فروغ نہیں ہو

سکتا۔ نظریہ پاکستان کا مقصد محض ایک حلومت قائم کرنا نہیں تھا، لیوں کہ مسلمانوں کی حکومتیں ایشیا اور افریقہ میں پہلے سے موجود تھیں۔ نظریہ پاکستان کا مقصد اسلامی اصولوں کی ترویج و

اشاعت اور اہل عالم کے لیے مثالی مملکت کا نمونہ فراہم کرنا ہے۔

نظریہ پاکستان کا مقصد پاکستان کو ایک اسلام اور فلاحی مملکت بنانا ہے۔ ہمیں ایسا کوئی قدم نہیں اُٹھانا چاہیے، جس کی وکہ سے خدا اور اُس کے رسول ﷺ کے سامنے شرمندہ ہونا پڑے۔ ہمارا

جینا اور مرنا پاکستان کے لیے ہونا چاہیے۔ قومی مفاد کے سامنے ذاتی مفاد کو دل سے نکال دینا چاہیے۔ ہر قسم کی گروہ بندہ سے بالاتر ہو کر تمام پاکستانیوں کی فلاح و بہبود کی کوشش کرنا، نظریہ

پاکستان کو فروغ دینا ہے۔ اگر ہم نے نظریہ پاکستان کو پیش نظر رکھا اور اپنی سیرت اور کردار کو اس کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی، تو دنیا کی دوسری قوموں میں بھی ہمیں امتیاز حاصل ہو گا

اور ہم اسلامی اصولوں کی روشنی میں پاکستان کو توانا، مستحکم، جاندار اور پُرعظمت بنانے میں پوری طرح کامیاب ہوں گے۔

سرگرمی:

نظریۂ پاکستان اور موجودہ مسائل کے موضوع پر طلبہ کے مابین مکالمہ کرائیں۔